سلّو میاں

جسم کے موٹے عقل سے چھوٹے
نام بڑا ہے درشن کھوٹے
قد ہے اُن کا آلو برابر
رنگت اُن کی جیسے ٹماٹر
نخرے کرتے روٹھ بھی جاتے
گھر میں سب ہی اُن کو مناتے
کم ہے اُن کا بہت ہی کھانا
کام ہے ان کا شور مچانا
دادا دادی نانا نانی
کرتے سب سے وہ مَن مانی
کبھی یہاں تو کبھی وہاں ہے
چلتا ان کا پتہ کہاں ہے
ان کو اگرچہ تم سمجھاؤ!
بھینس کے آگے بین بجاؤ!
پکڑو اُن کو ہاتھ نہ آئے
دوڑ سے ہرنی بھی شرمائے
اُن کا ٹھکانا سارا جہاں ہے
کہتا اُن سے سلّو میاں ہے
سلّو میاں ہے ایسا ہمارا
وہ ہے ہم کو جان سے پیارا

عارف حنفی
مسلم محلّہ، بھالود تعلقہ یاول، ضلع جلگاؤں (مہاراشٹر)

بچپن

بچپن کا زمانہ تھا
خوشیوں کا خزانہ تھا
کیا خوب فسانہ تھا
دل کیسا دیوانہ تھا
وہ میرا حسیں بچپن، وہ میرا حسیں بچپن
نہ غم نہ کوئی ٹینشن
نہ فکر نہ ہی الجھن
پیارا سا وہ گھر آنگن
یادوں سے بھرا جیون
وہ میرا حسیں بچپن، وہ میرا حسیں بچپن
کشتی بھی بناتے تھے
پانی میں بہاتے تھے
بارش میں نہاتے تھے
ہم ہنستے گاتے تھے
وہ میرا حسیں بچپن، وہ میرا حسیں بچپن
خوابوں میں جوانی تھی
نانی کی کہانی تھی
بچپن کی نشانی تھی
یادوں کی روانی تھی
وہ میرا حسیں بچپن، وہ میرا حسیں بچپن
پھر یاد ستاتی ہے
آنکھوں کو رُلاتی ہے
بچپن کو بلاتی ہے
اک درد جگاتی ہے
وہ میرا حسیں بچپن، وہ میرا حسیں بچپن
اے کاش کہ لوٹا دے
وہ سنہرے دن لا دے
انھوں میں کھلونا دے
کوئی تو مجھے بہلا دے
وہ میرا حسیں بچپن، وہ میرا حسیں بچپن

رخشاں ہاشمی، دلاور پور، مونگیر (بہار)